میت کی طرف سے قربانی

تحریر :۔ مولانا عبدالستار میانوی خطیب جامع مسجد اہلحدیث خورد ضلع جہلم

میت کی طرف سے قربانی ہو سکتی ہے یا نہیں ؟... اس مسئلہ میں قدرے اختلاف ہے۔ تاہم محدثین کی ایک جماعت کے نزدیک ہو سکتی ہے اور وہ اسے ۔ زمانتے ہیں۔ چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کی۔ اور فرمایا :"بسم الله تقبل من محمد و آل محمد ومن امة محمد ، ثم ضحى به" یعنی اللہ کے نام سے شرع کرتا ہوں اے اللہ ! قبول کر محمد ﷺ سے اور آل محمد ﷺ اور امت محمد ﷺ کی طرف سے ، پھر آپ ﷺ نے قربانی کی۔

اسی طرح کی ایک روایت امام احمدؒ بن حنبل نے اپنی مسند میں نقل کی ہے۔ بیہقی (ج ۹) اور ابو یعلی نے اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل ، انہوں نے عبدالرحمن بن جابر ، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ دو سینگوں والے مینڈھے قربانی کیے اور کہا :"بسم الله والله اكبر ، اللهم عن محمد و امته من شهد لك بالتوحيد و شهد لى بالبلاغ"

یعنی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی سب سے بہت بڑا ہے۔ اے اللہ ! محمد ﷺ اور اسکی امت سے قبول کر جو میری توحید کی گواہی دے اور میرے پہنچا دینے پر گواہی دے۔

اس حدیث کی سند حسن درجہ کی ہے علامہ ہیثمیؒ فرماتے ہیں :"رواه ابو يعلى و اسناده حسن" (ج ۴ ص ۲۲)

اس حدیث کی روشنی میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ توحید کے گواہ اور قانون الٰہی کے ابلاغ کے گواہ کثرت سے تھے جو کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں موجود بھی تھے۔ اور ان میں سے بہت سے وفات بھی پا چکے تھے۔ پس فوت شدہ اور زندہ کو نبی کریم ﷺ نے شامل کیا۔ اور اس میں کوئی تفریق نہ سمجھی تھی۔ مذکورہ حدیث کو ائمہ دین نے متعدد طرق سے بیان کیا ہے۔ چنانچہ یہ روایت جابر بن عبداللہؓ، ابو طلحہؓ، انس بن مالکؓ، حضرت عائشہؓ، ابو ہریرہؓ، حذیفہ بن السیدؓ، ابو رافعؓ اور حضرت علیؓ سے مروی ہے۔

حضرت جابرؓ کی حدیث کو امام دارمیؒ نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے اور اس حدیث کی سند حسن صالح ہے۔ اور ابو طلحہؓ کی حدیث کو ابن ابی شیبہ نے اپنی مسند میں بیان کیا ہے۔ حضرت انسؓ کی حدیث کو بھی ابن ابی شیبہ نے ہی روایت کیا ہے۔ اور حدیث عائشہؓ کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ اور حضرت حذیفہؓ کی روایت کو امام حاکم نے مسند میں روایت کیا ہے۔ اور ابو رافعؓ والی حدیث کو امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ بن راھویہ نے اپنی اپنی مسند میں بیان کیا ہے۔ اور حضرت علیؓ والی روایت کو ابو داؤد نے بیان کیا ہے۔

ان تمام روایات کا حاصل کلام یہ ہے جو قربانی آپ ﷺ نے اپنی امت کی طرف سے کی تھی وہ روایت متعدد طرق سے مروی ہے اور بعض روایات صحیح اور جیدّ ہیں اور ان میں سے بعض حسن اور قوی ہیں۔ اگرچہ بعض کی اسناد میں کلام ہے لیکن ان کا ضعف معتبر نہیں ہے۔ یہ شواہد اور متابعات کے زمرے میں آجاتی ہیں۔

نمبر ۲۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ والی جو روایت ہے جسکو امام مسلم ، امام احمد ، اور امام ابو داؤد نے بیان کیا ہے۔ اسمیں یہ پختہ دلیل ہے کہ میت کی طرف سے قربانی کرنا درست ہے۔ ممانعت کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

اسکی تفصیل مرقاۃ شرح مشکوۃ میں کماحقہ موجود ہے۔چنانچہ امام نوویؒ نے شرح مسلم میں بیان کیا ہے :

"واستدل بحديث عائشة من جوز تضحية الرجل عنه وعن اهل بيته واشتراكهم معه في الثواب وهومذهبنا ومذهب الجمهور"

یعنی حضرت عائشہ والی جو روایت ہے۔اس میں یہ دلیل ہے کہ میت کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے اور اس میں ان کو ثواب کیلئے شریک کرنا درست ہے اور یہ ہمارا مسلک ہے۔اور جمہور علماء بھی اسی کے قائل ہیں۔

امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں :"وقد رخص بعض اهل العلم ان يضحى عن الميت"

بعض اہل علم میت کی طرف سے قربانی کرنے کی رخصت دیتے ہیں۔ (جامع ترمذی)

علامہ شمس الحق ڈیانویؒ فرماتے ہیں :"جن بعض اہلِ علم نے میت کی طرف سے قربانی کرنا جائز قرار دیا ہے،ان کا قول دلائل کی روشنی میں صحیح ہے، ممانعت کی کوئی وجہ نہیں ہے"

نوٹ :۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ یہ فعل صرف حضور ﷺ کیلئے ہی خاص تھا۔

میں یہ کہتا ہوں کہ تخصیص مجرد دعوی سے ثابت نہیں ہوتی۔جب تک مستقل دلیل نہ ہو۔لہذا یہ حکم عام ہے۔اسمیں میت کی طرف سے قربانی کرنے کی مستقل دلیل ہے۔ایک روایت میں یوں بھی آیا ہے کہ حضور ﷺ نے قربانی کے دو مینڈھے خریدے ایک اپنی طرف سے اور ایک اُمت کی طرف سے ذبح کیا۔ (بيهقى ج ۹)

اسکی تفصیل مرعاۃ المفاتیح ص ۳۵۱۔۳۵۹ جلد دوم اور تحفۃ الاحوذی میں ملاحظہ فرمائیں علامہ شمس الحق ڈیانویؒ نے ایک مستقل رسالہ بھی اس سلسلہ میں لکھا ہے۔جس کا نام "غنية الالمعى" ہے اسمیں میت کی طرف سے قربانی کرنے کا ثبوت فراہم کیا ہے اور احادیث کے وہ تمام طرق جمع کیے ہیں، جن میں میت کی طرف سے قربانی کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔

حضرت مولانا حکیم حافظ عبدالرزاق السعیدی کو صدمہ

ان کی والدہ محترمہ کا انتقال پر ملال

مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ممتاز راہنما،اور جامعہ رحمانیہ فاروق آباد کے مہتمم حضرت مولانا حافظ عبدالرزاق سعیدی صاحب کی والدہ محترمہ پیرانہ سالی میں ۲۲ فروری کو انتقال فرما گئیں۔انا لله وانا اليه راجعون

مرحومہ بڑی متقی، صالحہ، صوم و صلوٰۃ کی پابند اور شب زندہ دار خاتون تھیں۔ تاخیر سے اطلاع ملنے کی وجہ سے رئیس الجامعہ علامہ محمد مدنی صاحب اگلے روز تعزیت کے لیے فاروق آباد گئے۔

اللہ تعالیٰ اماں جی مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے۔اور جملہ پسماندگان کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔آمین۔ادارہ "حرمین" اور مقامی جماعت حضرت حافظ صاحب کے غم میں برابر کی شریک ہے۔